تلاوت سے پہلے تعوذ کی حکمت

عارف بااللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے تلاوتِ قرآنِ پاک کی ابتداء میں اعوذ بااللہ من الشیطٰن
الرجیم پڑھنے کا حکم فرمایا۔ بات یہ ہے کہ دفعِ مضرت مقدم ہے جلبِ منفعت پر،
اسی لیے کلمہ میں لا الٰہ پہلے ہے کہ پہلے غیر اللہ کو دل سے نکالو پھر الا ا
اللہ کو دل میں پاؤگے۔ عود کی خوشبو لگانے سے پہلے جسم سے گندگی، پسینہ کی
بدبو دور کرنا ضروری ہے ورنہ عود کی خوشبو محسوس نہ ہوگی اسی طرح اللہ تعالیٰ
کی لذتِ قرب کے لیے غیر اللہ سے طہارت اور پاکی ضروری ہے اسی لیے کلمہ میں
لاالٰہ کو مقدم فرمایا کہ پہلے غیر اللہ کو دل سے نکالو پھر الا اللہ کی خوشبو
ملے گی۔

قرآن پاک میں ہے:حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنِ رَؤُفٌ رَّحِیْمٌ(سورۃ التوبۃ، آیت:۱۲۸)

تلاوت سے پہلے تعوذ کی حکمت

اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے رؤف کو مقدم فرمایا رحیم پر۔ اور حَرِیْصٌ
عَلَیْکُمْکے کیا
معنیٰ ہیں کہ میرا نبی تم پر حریص ہے، سوال یہ ہے کہ کس چیز پر
حریص ہے؟
تمہارے مال پر یا تمہاری جیب پر؟ نہیں۔ ان چیزوں سے نبی کا کیا تعلق۔
علامہ
آلوسی نے کیا عمدہ تفسیر کی ہے: حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ اَیْ عَلٰی اِیْمَانِکُمْ وَصَلاَحِ
شَأنِکُمْ
میرا نبی تمہارے مال کا نہیں بلکہ تمہارے ایمان کا اور تمہاری اصلاحِ حال
کا
حریص ہے ۔ آپ کی یہ شانِ کرم تو سب کے ساتھ ہے خوا مومن ہو یا کافر
لیکن
بالمؤمنین رؤف رحیمایمانداروں کے ساتھ تو بڑے ہی شفیق اور مہربان
ہیں۔
بالمؤمنین کی تقدیم بتاتی ہے کہ رافت اور رحمت صرف مؤمنین کے لیے
خاص ہے
کافروں کے لیے نہیں، رافت کے معنیٰ دفعِ ضرر کے ہیں اور رحمت کے
معنیٰ جلبِ
منفعت کے ہیں اور دفعِ مضرت چونکہ مقدم ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے

تلاوت سے پہلے تعوذ کی حکمت

رؤف کو رحیم
سے پہلے نازل فرمایا۔

اسی قاعدہ کُلّیہ سے اللہ تعالیٰ نے تلاوت سے پہلے اعوذ بااللہ من الشیطان الرجیم
پڑھنے کا حکم دے کر دفعِ مضرت کو مقدم فرمایا کہ شیطان میرا دشمن ہے جو
تمہارابھی دشمن ہے اعوذ بااللہپڑھ کر اسے بھگا دو تاکہ وہ تمہارے دل میں وساوس
نہ ڈال سکے۔ محدثِ عظیم ملا علی قاری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں:
اَلشَّیْطَانُ کَالْکَلْبِ الْوَاقِفِ عَلَی الْبَابِشیطان کی مثال اس کتے کی سی ہے جو دروازہ
پر کھڑا رہتا ہے جیسے دنیا کے بڑے لوگ فارنر کا بڑا کتا بھیڑیا نسل کا
رکھتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ تو سب سے بڑے ہیں لہٰذا ان کا کتا بھی تمام کتوں سے
سے بڑاکتا ہے، اکبر الکلاب ہے۔ حضرت ملا علی قاری لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے
اعوذ بااللہ کا حکم دے کر بتا دیا کہ جب تم دنیاوی بڑے لوگوں کے کتے کا مقابلہ

تلاوت سے پہلے تعوذ کی حکمت

نہیں کر سکتے تو میرے کتے کا مقابلہ کیسے کرسکتے ہو لہٰذا مجھ سے
پناہ مانگو
جس طرح بڑے لوگوں سے جب ملنے جاتے ہو تو ان کا کتا بھونکتا ہے تو
آپ کتے سے
نہیں لڑتے بلکہ اس کے مالک سے کہتے ہیں کہ ہم آپ سے ملنے آنا چاہتے
ہیں
اپنے کتے کو خاموش کر دیجئے تو مالک خاص کوڈ، خاص الفاظ کہتا ہے
جس سے کتا
دم ہلانے لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے کتے شیطان سے اور اس کے
وسوسوں سے
اور اس کی دشمنی سے بچنے کے لیے یہ نہیں فرمایا کہ تم شیطان سے
براہِ راست
مقابلہ کرو بلکہ اعوذ بااللہ من الشیطان الرجیمکہو کہ میں پناہ مانگتا ہوں
اللہ
کی مدد سے اس مردود کتے سے جو گیٹ آؤٹ کیا ہوا دربار کے باہر کھڑا
ہے، جو
شخص دربار میں داخل ہونا چاہتا ہے یہ بھونکتا ہے لہٰذا تم اس مردود سے
بات
ہی نہ کرو، مردود ناقابلِ جواب، ناقابلِ التفات، ناقابلِ گفتگو ہوتا ہے بات تو
دوست سے کی جاتی ہے، میں تمہارا دوست، تمہارا ولی، تمہارا مولیٰ ہوں

تلاوت سے پہلے تعوذ کی حکمت

لہٰذا
مجھ سے کہو اعوذ بااللہ اے اللہ تیری پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے،
جب تم نے
میری پناہ مانگ لی تو اب شیطان تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔